Sl. No. 2576 Set-A

**Unique Paper Code** : **2142201101**

**Name of Paper** : **Urdu AStudy of Modern Prose &Poety**

**Name of Course** : **B.A. Programme DSC-1**

**Semester** : **I**

**Duration:3Hours** **Maximum Marks:90**

نوٹ: سبھی سوالوں کے جواب دیجیے۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔

(الف)

برس کی اخیر رات کو ایک بڈھا اپنے اندھیرے گھر میں اکیلا بیٹھا ہے۔ رات بھی ڈراو؟نی اور اندھیری ہے۔ گھٹا چھا رہی ہے۔ بجلی تڑپ تڑپ کر کڑکتی ہے۔ آندھی بڑے زور سے چلتی ہے، دل کانپتا ہے اور دم گھبراتا ہے۔ بڈھا نہایت غمگین ہے مگر اس کا غم نہ اندھیرے گھر پر نہ اکیلے پن پر اور نہ اندھیری رات اور نہ بجلی کی کڑک اور آندھی کی گونج پر اور نہ برس کی اخیر رات پر۔ وہ اپنے پچھلے زمانے کو یاد کرتا ہے اور جتنا زیادہ وہ یاد آتا ہے، اتنا ہی غم بڑھتا ہے۔ ہاتھوں سے ڈھکے ہوئے منہ پر آنکھوں سے آنسو بہے چلے جاتے ہیں۔

(ب)

موٹرنشینوں کی کچھ نہ پوچھو، یہ تو سمجھتے ہیں کہ سڑکیں انھیں کے لیے بنی ہیں۔ کسی جنازہ کا سڑک پر سے گزرنا ان کو زہر معلوم ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو۔ موٹر کی رفتار دھیمی کرنی پڑتی ہے اور ظاہر ہے رفتار کم ہونے سے پٹرول کا نقصان ہے۔ کسی کو کیا حق ہے کہ مرکر ان کے پٹرول کا نقصان کرے۔ شوفر ہے کہ ہارن پر ہارن بجا رہا ہے۔ لوگ ہیں اِدھر سے اُدھر بھاگ رہے ہیں۔ جنازہ ہے کہ ٹیڑھا ترچھا ہو رہا ہے۔ مگر موٹر والے صاحب کی موٹر جس رفتار سے آ رہی ہے اسی رفتار سے نکلے گی اور ضرور نکلے گی۔ یہ لوگ تو وہ ہیں کہ قیامت آئے گی تو اس کو بھی ہارن بجا بجا کر سامنے سے ہٹانے کی کوشش کریں گے۔ خیر کسی نہ کسی طرح یہ سب مصیبتیں اٹھا کر جنازہ قبرستان پہنچ ہی گیا۔

۲۔ درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے:

(الف)

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں
یہاں سیکڑوں کارواں اور بھی ہیں

قناعت نہ کر عالم رنگ و بو پر
چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم
مقامات آہ و فغاں اور بھی ہیں

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

(ب)

خورشید وہ دیکھو ڈوب گیا ظلمت کا نشاں لہرانے لگا
مہتاب وہ ہلکے بادل سے چاندی کے ورق برسانے لگا
وہ سانولے پن پر میداں کے ہلکی سی صباحت دوڑ چلی
تھوڑا سا ابھر کر بادل سے وہ چاند جبیں جھلکانے لگا

لو ڈوب گیا پھر بادل میں، بادل میں وہ خط سے دوڑ گئے
لو پھر وہ گھٹائیں چاک ہوئیں ظلمت کا قدم تھرانے لگا

بادل میں چھپا تو کھول دیے بادل میں دریچے ہیرے کے
گردوں پہ جو آیا تو گردوں دریا کی طرح لہرانے لگا
سمٹی جو گھٹا تاریکی میں چاندی کے سفینے لے کے چلا
سنکی جو ہوا تو بادل کے گرداب میں غوطے کھانے لگا

۳۔ سرسید احمد خاں کی ادبی خدمات لکھیے۔

یا

پریم چند کے افسانے ''نمک کا داروغہ'' کی کہانی اپنے الفاظ میں لکھیے۔

۴۔ حسرت موہانی کی غزل گوئی کی خصوصیات لکھیے۔

یا

جگر مرادآبادی کی شاعری پر ایک مضمون لکھیے۔

۵۔ مجاز کی نظم ''آوارہ'' کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

یا

فیض احمد فیضؔ کی نظم گوئی کی خصوصیات لکھیے۔

..........